ارضیاتی تحقیق اور عوامی تعاون

[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہا جاتا ہے کہ کسی ملک کی صنعتی ترقی کا اندازہ اسکے برسرکار ماہرین ارضیات کی تعداد سے ہوتا ہے۔ گزشتہ بیس برسوں میں مغربی ممالک کے مساحت ارضی کے اداروں نے حیرت انگیز ترقی کی ہے اور ماہرین کی تعداد اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ اس سلسلے میں روس اور امریکہ صف اول کے ممالک ہیں اور پھر کینیڈا، آسٹریلیا اور برطانیہ، جنکے تقریباً یکساں مقام ہیں۔

برصغیر کی تقسیم کے وقت صرف پانچ مدد گار ماہرین ارضیات، نہایت معمولی عملے کے ساتھ پاکستان کے حصے میں آئے تھے۔ یہ سارا عملہ کوئٹہ کی ایک پرانی عمارت میں قیام پزیر ہوا تھا جہاں پر ''مساحت ارضی پاکستان'' کا قیام عمل میں آیا۔ یہ دور اس ادارے کے لئے ایک آزمائشی دور تھا کیونکہ وسائل محدود تھے لیکن ذمہ داریاں لا محدود تھیں۔ غیر تسلی بخش سازو سامان اور ناکافی آلات، اس ادارے کی ترقی میں سب سے بڑی دشواریاں تھیں۔ ان تمام مشکلات اور مصائب کے باوجود ایک عظیم اور مبسوط پروگرام مرتب کیا گیا اور کارکنان ادارہ نے اپنی شب و روز کی انتھک کوشش اور محنت سے اس نوزائیدہ ادارے کی بنیادیں مضبوط کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ یہ دن تھے جب ایک فیلڈ افسر، ایک کیمپ اردلی دو، تین اونٹوں اور ایک ساربان کی ہمراہی میں سندھ اور بلوچستان کے دور دراز ریگستانوں کی خاک چھاننے نکل جاتے اور چھ چھ ماہ کی مسلسل دشت پیمائی کے بعد مطلوبہ اعداد و شمار حاصل کرتے تھے۔ دوران کار موت ہوجانے کی صورت میں غمزدہ خاندان کو نہ بر وقت اطلاع دی جا سکتی تھی اور نہ ہی وہ اپنے عزیز و رفیق کا آخری دیدار کرسکتے تھے۔ اس قسم کا واقعہ راقم‌السطور کو پیش آیا تھا جب مشرقی پاکستان میں ضلع سلہٹ کے گھنے جنگلات میں کام کرنے کے دوران ایک عزیز کی موت کا اطلاعی تار تین ہفتوں کے بعد وصول ہوا تھا۔ اب حالات اگرچہ بہت بدل گئے ہیں آسانیاں اور دوسری مراعات پہلے سے کہیں زیادہ ہیں پھر بھی ایسے واقعات عنقا نہیں ہیں۔

آزادئی وطن سے قبل ہندوستان کا وہ حصہ جو آج پاکستان کہلاتا ہے اس ضمن میں نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ اگرچہ ارضیاتی تحقیقات کا کام ہوتا تھا مگر صرف اُن علاقوں میں جہاں تک رسائی آسان تھی۔ علاوہ ازیں چونکہ بیشتر ماہرین ارضیات سفید فام تھے اور وہ ان علاقوں میں محفوظ نہیں سمجھے جاتے تھے، اسی لئے ملک کے اس علاقے کا بیشتر حصہ ارضیاتی تحقیق سے محروم رہا۔

سائنس کی ترقی کے ساتھ ساتھ ارضیات نے بھی نمایاں ترقی کی ہے۔ ارضیاتی تحقیق کے منصوبے اس علاقے کی ترقی میں ایک عظیم کام سر انجام دے سکتے ہیں۔ اگر ہم دنیا کے متمدن ممالک کی گزشتہ پچاس سالہ تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ جن علاقوں میں آج بڑے بڑے شہر آباد ہیں وہاں نصف صدی پہلے جنگلی درندے قیام کرتے تھے۔ اس سلسلے میں تفصیلات سے بچنے کے لئے چند مثالیں دی جاتی ہیں تا کہ قارئین کو اندازہ ہو سکے۔

سونے اور ہیرے کی دریافت نے امریکہ، آسٹریلیا اور افریقہ کے نئے نئے علاقوں کی آبادکاری میں جو نمایاں حصہ لیا وہ سب جانتے ہیں لیکن نسبتاً کم قیمتی معدنیات بھی کسی طرح کم اہم نہیں۔ میں صرف دو مثالوں پر اکتفا کرونگا۔ انیسویں صدی کے شروع میں روسی ماہرین ارضیات نے سائبیریا کے مقام Norilsk میں تانبے اور نکل کے ذخائر دریافت کئے اور آج وہ ایک خوبصورت شہر ہے جس کی آبادی ۹۲,۰۰۰ ہے۔ تقریباً اسی زمانے میں شمالی روڈیشیا میں ایک ہزار نفوس کی آبادی کے ایک ضلع میں تانبے کی کچ دھات پر ارضیاتی تحقیق کا کام شروع کیا گیا جسکے نتیجے میں آج روڈیشیا کے اس علاقے کی آبادی ۳,۰۰,۰۰۰ ہے جسمیں تقریباً ۳۰,۰۰۰ یورپی باشندے بھی شامل ہیں۔ چند حالیہ دریافتوں اور ذخائر کے استعمال نے دور دراز ویران علاقوں کو تہذیب و تمدن اور صنعتی ترقی کے مراکز میں تبدیل کر دیا ہے۔ مثلاً لوہے کی کچ دھات کی دریافت جو Fort Gourand میں ہوئی، مینگنیز کی دریافت جو Mouretanian ریگستان میں اور یورینیم کی دریافت جو آسٹریلیا میں ہوئی۔

اگرچہ مساحت ارضی پاکستان ملک کے دور دراز علاقوں کی پوشیدہ دولت کو بروئے کار لانے کیلئے پوری جدوجہد کر رہی ہے تا ہم اسکے وسائل اب بھی محدود اور ناکافی ہیں۔ علاوہ ازیں مقامی لوگوں کی عدم دلچسپی اور تعاون کی کمی کی بناء پر انہیں اپنے ماہرین کو ان مقامات پر بھیجنے ہوئے بڑی دشواریاں پیش آتی ہیں۔

خدا نے آپ کو بڑا سازگار ماحول عطا فرمایا ہے۔ جن پہاڑوں میں آپ نے آنکھیں کھولی ہیں، آپکی معمولی سی کوشش بھی انہیں جنت میں تبدیل کر سکتی ہے۔ فطرت نے آپکو اس فضا میں وہ تر و تازہ ھوا اور وہ تمام چیزیں عطا کی ھیں جن سے آپکی صحت قابل رشک ہے۔ اور پھر آپ کے بچے بھی نہایت ھی جفاکش اور محنتی ھیں۔ قدرت نے تو اپنا کام انجام دے دیا۔ اب یہ آپکی ذمہ داری ھے کہ آپ اپنی ان زمینوں میں چھپی ھوئی دولت کو اپنے ملک کی ترقی کے کام میں لائیں۔

اگر آپ معاشیات کے نقطۂ نظر سے غور کریں تو پتہ چلیگا کہ آپکی زمینیں بڑی محدود ھیں اور آپکے خاندان کی کفالت کیلئے ناکافی ھیں۔ کوھستانی سلسلے بنجر ھیں۔ اور سوائے قلیل مقدار میں خودرو گھاس کے آپکو انکی کوکھ سے کچھ نہیں ملتا۔ گرمیوں کے موسم میں تو آپکے چوپائے اس گھاس سے بھی محروم رہ جاتے ھیں جنکے لئے آپ سو جتن کرتے ھیں کہ وہ زندہ رھیں۔ پھر آخر یہ پہاڑ، یہ طویل کوھستانی سلسلے آپکو کیا دیتے ھیں؟ کیا ان کا وجود صرف اس لئے ہے کہ آپکی ترقی میں حارج ھوں؟ میرے پاس تو اسکا جواب صاف اور واضح ہے۔ ویسے قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ

ھوالذی خلق لکم مافی الارض جمیعاً (سورہ بقرہ)

(وھی اللہ ہے جس نے تمہارے آرام کیلئے زمین کے اندر کی تمام چیزیں پیدا کیں)

اگر ھمیں قانون الٰہی پر اعتقاد ہے تو ھمارا پختہ یقین اور ایمان ھونا چاھئے کہ دنیا کی تخلیق میں خدا کا مقصد یہی ھے کہ ھم ترقی کریں اور اسے بہتر سے بہتر بنائیں۔

صرف پاکستان ھی میں پہاڑ نہیں پائے جاتے اور نہ ھی آپ تنہا کوھستانی قوم ھیں۔ بلکہ دنیا بھر میں پہاڑی سلسلے پھیلے ھوئے ھیں اور چند تو نہایت ھی غیر آباد اور بیکار ھیں۔ اب ذرا اپنے جیسے ایک خاندان کا تصور کیجئے۔ ایک گاؤں، چاروں طرف پہاڑوں سے گھرا ھوا۔اور پہاڑ سال کے بیشتر حصے میں برف سے ڈھکے ھوئے! میں سمجھتا ھوں کہ یہ حالات آپکے حالات سے زیادہ تکلیف‌دہ ھیں۔ اسکے باوجود وہ لوگ آپ سے زیادہ بہتر اور معیاری زندگی بسر کرتے ھیں۔ ایسا کیوں ھے؟ اسلئے کہ انہوں نے اور انکے آباواجداد نے سخت جدوجہد کی ھے، اُن ذخائر کی دریافت میں جو قدرت نے زیر زمیں پوشیدہ کر رکھے تھے۔ نتیجتاً اُن کا نہ صرف معیار زندگی ھی بلند ھوا ھے بلکہ انکی آئندہ نسلوں کے مستقبل کا تحفظ بھی ھو گیا ھے۔

اگر آپ کو مغربی ممالک، جیسے Scottish Highland آلپس اور اسکنڈی نیویا کے سلسلہ ھائے کوہ کے سفر کا موقع ملے تو آپ مشاھدہ کریں گے کہ فطرت نے سب کو مساوی مواقع فراھم کئے ھیں۔ کچھ اقوام نے اپنی اور اپنی آنے والی نسلوں کی بہبود کے پیش نظر ھمت اور محنت سے کام لیکر جنت بنا لی ھے لیکن جن لوگوں نے اس دولت کو نظر انداز کر دیا ھے وہ اور انکی نسلیں محرومی کا شکار ھیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ آپ اپنے علاقوں کی ترقی اور زندگی کی درخشانی کیلئے کام نہ کریں۔ اگر ھم اپنی زندگی پر نظر ڈالیں تو معلوم ھوگا کہ ھم دوسرے ممالک کے مقابلے میں کم سے کم پچاس سال پیچھے ھیں۔ اور اندرونی علاقے، ترقیاتی کاموں کے مقابلے میں ۲۰۔۳۰ سال پیچھے ھیں۔ اس علاقے میں ترقی کی رفتار تیز ھونی چاھئے۔ تاکہ اس پسماندگی کو ختم کیا جا سکے۔اور یہ صرف اُسی وقت ممکن ھے جبکہ آپ اپنی پوری لگن اور خلوص دل کے ساتھ تعاون کریں۔

یہ آپکے لئے ایک نادر موقع ھے۔ آپکے درمیان جامعۂ پشاور میں شعبۂ ارضیات کا قیام عمل میں آچکا ھے۔ یہاں آپکے بچے علم ارضیات کی تعلیم حاصل کرتے ھیں جو مستقبل کے ماھرین ارضیات ھیں۔ اور یہی ملک کے ان علاقوں میں

تحقیق و تلاش کا کام کرینگے۔ آپ کو دعوت دی جاتی ھے کہ آپ ھم سے ملئے، ھمارے ساتھ تعاون کیجئے تاکہ ایک نیا کام شروع کرنےمیں مزید تاخیر نہ ھو۔

ھمارے کام میں ھاتھ بٹانے کی بہت سی صورتیں ھیں مثلاً!

۱- آپ کو اپنے کام کے دوران جب بھی کسی پتھر یا معدن کا Sample ملے وہ آپ ھم تک پہنچادیں تاکہ ھم تجربہ گاہ میں اُس پر تحقیق کرسکیں۔

۲- اگر اُس Sample کے نتائج خاطر خواہ برآمد ھونے تو پھر ھم اُس علاقے کی مساحت اور تحقیق کا کام شروع کریں گے جسے ھم ایک سے چار ھفتہ تک کے دوران ختم کرسکتے ھیں۔

۳- آپ میں سے ھر شخص ھم سے اپنے علاقے کی ارضیاتی تحقیق کیلئے رجوع کرسکتا ھے اور اس تحقیق کا سارا خرچ ھمارے ذمے ھوگا اور کام کے اختتام پر ھم اُس تحقیق کو ایک رپورٹ کی شکل میں آپ تک پہنچا دینگے۔

۴- اسکے علاوہ ھم آپکے علاقے میں پانی کی صورت حال پر غور کرنے کے بعد آپکو مشورہ دے سکینگے کہ آپ کس طرح اس پانی کو اپنے زرعی کاموں میں استعمال کرسکتے ھیں۔

جو کچھ بھی مندرجہ بالا سطور میں بیان کیا گیا ھے اُس سے مساحت ارضی پاکستان کے پروگرام پر مکمل روشنی پڑتی ھے۔ ھم توقع رکھتے ھیں کہ آپ ھمارے اس پروگرام میں پورا تعاون فرما کر ھمیں مشکور فرمائیں گے۔ یہ یاد رکھئے! کہ آپ کا ھمارے ساتھ تعاون اپنے ملک کی صنعتی ترقی کا ایک اھم راز ھے۔